## 46868 ـ متعدد قسموں كى بنا پر كفارے بھى كئى ايك ہونگے

**سوال**

ميں والدہ ہوں اور اپنے بچوں پر بہت زيادہ قسميں اٹھاتى ہوں اور بعض اوقات ان ميں سے كچھ پورى نہيں كرتى، كيا ميں ايك قسم كا كفارہ ادا كروں يا مجھے كيا كرنا ہوگا ؟

**پسنديده جواب**

الحمد للہ.

قسم اٹھانے ميں زيادتى سے كام نہيں لينا چاہيے؛ كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور آپ ہر بہت زيادہ قسميں اٹھانے والے ذليل انسان كى بات نہ مانيں القلم ( 10 ).

اس آيت ميں زيادہ قسميں كھانے والے شخص كى مذمت كى طرف اشارہ ہے، لہذا آپ اللہ تعالى كى تعظيم اور اپنى قسم كى حفاظت كرتے ہوئے زيادہ قسميں نہ اٹھايا كريں.

اور يہ علم ميں ركھيں كہ ہر چھوٹى اور بڑى چيز ميں قسم اٹھانے سے لوگوں كے ہاں قسم كى قيمت اور اہميت گر جاتى ہے، اور اس كے باعث جھوٹى قسم سے بھى بچنا مشكل ہو جاتا ہے، جو كہ اللہ تعالى كى تعظيم كے بھى منافى ہے.

آپ نے جو قسميں اٹھائى ہيں ان ميں دو چيزوں كا احتمال ہے:

اول:

اگر تو قسم سے آپ كا مقصد وہ قسميں ہيں جو آپ نے اٹھائى ہيں: يعنى منعقد شدہ قسموں كا قصد ہے تو آپ كے ذمہ قسم كا كفارہ ہے، اور منعقدہ قسم وہ ہے جو كسى انسان سے مستقبل كے كسى امر پر اٹھائى ہو كہ وہ ايسا كرے گا يا نہيں كرے گا.

دوم:

آپ كا مقصد قسم نہ ہو، تو يہ لغو قسم ميں شمار ہوتى ہے، اور علماء كرام لغو قسم كى تحديد ميں كئى ايك اقوال ركھتے ہيں: اور اقرب ترين قول يہ ہے كہ لغو قسم مندرجہ ذيل اشياء پر مشتمل ہوتى ہے:

1 ـ كلام كرنے والے شخص كى زبان پر بغير كسى قصد اور ارادہ كے جارى ہونے والى قسم: مثلا كوئى شخص اپنى

کلام کے دوران یہ کہتا ہے، نہیں اللہ کی قسم میں نہیں جاؤنگا، کیوں نہیں اللہ کی قسم ضرور جاؤنگا، یہ قول شافعیہ اور حنابلہ کا ہے.

2 ـ اس نے جو قسم اٹھائی ہے اس کے بارہ میں گمان کرتا ہے وہ سچا ہے، لیکن اس کے خلاف ظاہر ہو جاتا ہے، جیسا کہ حنابلہ اس کی طرف گئے ہیں.

3 ـ شیخ الاسلام نے لغو قسم کے ساتھ یہ ملحق کیا ہے کہ: جب قسم اٹھانے والے کا اعتقاد ہو کہ جس پر قسم اٹھائی جا رہی ہے وہ مخالفت نہیں کرے گا تو وہ اس کی مخالفت کردے.

اور اسی طرح اگر وہ کسی دوسرے پر عزت و اکرام کی غرض سے نہ کہ لازم کرنے کی غرض سے قسم اٹھائے کہ وہ ضروری کرے گا تو اس صورت میں اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی.

ان کا کہنا ہے کہ: کیونکہ یہ امر کی طرح ہے، اور جب امر سے عزت و اکرام سمجھا جائے تو امر واجب نہیں ہوتا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کو صف میں کھڑا ہونے کا حکم دیا لیکن وہ کھڑے نہیں ہوئے.

دیکھیں: مجموع الرسائل الفقهية للشيخ خالد المشيح ( 234 ).

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر اگر تو آپ کی ساری یا بعض قسمیں منعقدہ تھیں تو آپ کے ذمہ قسم کا کفارہ ہے، اور کیا آپ کے ذمہ ایك کفارہ آئے یا کئی ایك کفارے ہیں ؟

یہ جس چیز پر قسم اٹھائی گئی ہے اس کے اعتبار سے ہو گا اگر تو جس چیز کی قسم اٹھائی گئی وہ ایك ہی ہے تو کفارہ بھی ایك ہی ہو گا، اور اگر آپ نے کئی ایك امور پر قسم اٹھائی ہے، مثلا آپ نے کہا کہ: اللہ کی قسم میں آج نہیں کھاونگی، اللہ کی قسم میں آج نہیں پیئوں گی، اللہ کی قسم میں آج سفر نہیں کرونگی، اگر آپ نے اسے کر لیا تو ہر معاملہ میں آپ کے ذمہ ایك کفارہ لازم آتا ہے، اگر آپ نے کھا لیا اور پی لیا اور سفر کر لیا تو آپ کے ذمہ تین کفارے ہونگے.

اور اگر آپ نے کئی ایك اشیاء پر ایك ہی قسم اٹھائی مثلا آپ نے یہ کہا کہ: اللہ کی قسم نہ تو میں کھاؤنگی نہ پئیونگی، اور نہ سفر کرونگی، تو ان امور میں سے ایك یا سب کام کرنے پر ایك ہی کفارہ لازم آئے گا.

دیکھیں: مجموع الرسائل الفقهية خالد المشيقح ( 266 ).

لیکن اگر آپ کی ساری یا بعض قسمیں لغو ہوں تو جمہور علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ لغو قسم کا کوئی کفارہ نہیں ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی لغو قسموں میں تمہارا مؤاخذہ نہیں کرتا البقرۃ ( 225 ).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر ( 45676 ) اور ( 34730 ) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .